65567 ـ پرندوں کا خیال کرنا چھوڑ دیا اور وہ مر گئے تو کیا وہ گنہگار ہے؟

سوال

ہم نے چڑیاں پال رکھیں تھیں اور میری والدہ انہیں دانہ ڈالتی تھی، اس نے سن رکھا تھا کہ ماہواری کے دوران پرندوں کے پاس آنا صحیح نہیں، تو اس دوران وہ مجھے دانہ ڈالنے کا کہتي میں بعض اوقات چڑیوں کے کاٹنے سےڈرتی تھی، اور بعض اوقات انہیں بھول بھی جاتی، حتی کہ میں انہیں بالکل بھول گئی تو وہ مرگئیں، ہمارے اس عمل کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ماہواری کے دوران عورت کا پرندوں کے پاس نہ جانے کا عقیدہ رکھنا غلط ہے، اور اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی، اور ان دونوں معاملوں میں کوئی تعلق بھی نہیں، لھذا اس طرح کے اعتقادات چھوڑنے واجب ہیں، اور حائضہ عورت کے خاص احکام ہیں، جن میں اس طرح کا حکم یا اس کے قریب کا حکم بھی نہیں ہے.

حالت ماہواری میں عورت کا جانور ذبح کرنے کے جواز پر علماء کرام کا اتفاق ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 311).

دوم:

جس نے بھی یہ پرندے یا دوسرے جانور پال رکھے ہوں اس پر ان کی دیکھ بھال کرنی واجب ہے، اور اگر وہ ان کی دیکھ بھال نہیں کر سکتا تو اسے اس کام سے کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے یا انہیں فروخت یا اگر وہ کھانے والے جانور اور پرندوں میں سے ہیں تو انہیں ذبح کر لے.

جو شخص حیوانات کو بند کر کے رکھے اور مرنے تك انہیں کھانے پینے کے لیے کچھ نہ دے اس شخص کے لیے شدید قسم کی وعید آئی ہے.

ابن قدامۃ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جو شخص کسی جانور کا مالك ہو اس پر اس کی دیکھ بھال کرنی اور حیوان کے چارہ وغیرہ کی ضروریات پوری کرنا واجب ہے، یا پھر اسے چرانے کے لیے کوئی آدمی ملازم رکھے.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایك بلی کی وجہ سے ایك عورت کو عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو باندھ دیا، اس نے نہ تو اسے کچھ کھانے کو دیا، اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے، حتی کہ بلی بھوك سے مر گئی" متفق علیہ.

اگر وہ شخص اس پر خرچ نہیں کرتا تو اسے خرچ کرنے پر مجبور کیا جائے گا، اور اگر وہ اس کا انکار کر دے یا دیکھ بھال سے عاجز ہو، تو اسے فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا، یا پھر اگر وہ حیوان ذبح کیے جانے والے حیوانوں میں سے ہے تو اسے ذبح کرنے پر مجبور کیا جائے گا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ المقدسی (8 / 205).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی بلی باندھنے والی حدیث پر تعلیق کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس حدیث سے کھانے پینے کی اشیاء دیے بغیر بلی یا اس طرح کے دوسرے جانور باندھنے کی حرمت پر استدلال کیا گیا ہے، کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالی کی مخلوق کے لیے اذیت اور عذاب ہے، اور شارع نے اس سے منع کیا ہے..

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور اس معصیت و نافرمانی کی بنا پر آگ میں گئی" انتہی

دیکھیں: نیل الاوطار (7 / 7).

اور الموسوعۃ الفقہیۃ میں ہے کہ:

کسی نفع مثلا چوکیداری، اور آواز سننے اور خوبصورتی کے لیے حیوان کو رکھنا جائز ہے، اور جانور رکھنے والے کو روح کی حرمت کی بنا پر اس جانور کو کھانا پینا دینا ہو گا. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (5 / 119- 120).

اور سوال نمبر (48008) کے جواب میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ:

" خوبصورتی کے لیے گھروں میں پرندے رکھنا جائز ہیں، تا کہ انہیں دیکھا جاسکے، یا ان کی آواز سنی جائے، لیکن شرط یہ ہے کہ: انہیں کھانے پینے کی اشیاء فراہم کی جائیں" انتہی.

آپ مزید تفصیل اس سوال کے جواب میں دیکھیں، وہاں بہت کچھ تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے.

سوم:

اگر تو آپ کا انہیں دانہ اور پانی نہ ڈالنے کا سبب بھول اور نسیان ہے کہ آپ انہیں دانہ پانی ڈالنا بھول گئیں حتی کہ وہ پرندے مر گئے، اور آپ نے ایسا کام جان بوجھ کر عمدا نہیں کیا تو یہ شرعی عذر ہے، اللہ تعالی سے امید ہے اور ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو معاف فرمائے.

فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی طاقت اور استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں بناتا، اس کے لیے وہی ہے جو اس نے کمایا، اور اور اس کا وبال بھی اس پر اتنا ہی ہے جو اس نے کمایا، اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں اور کوئی غلطی کرلیں تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا البقرۃ (286).

اور اللہ تعالی نے اپنے مومن بندوں کی دعا قبول کرلی اور فرمایا:

" میں نے ایسا کردیا"

جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کی ہے.

دیکھیں صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (126).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

اور تم سے جو بھوك چوك ہو جائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن جو تمہارے دل جان بوجھ کر عمدا کریں الاحزاب (5).

اور جب آپ نے انہیں جان بوجھ کر نہیں مارا اور قتل کیا تو ان شاء اللہ آپ پر کوئی گناہ اور حرج نہیں.

واللہ اعلم .